www.KitaboSunnat.com

الکتٰب والحکمۃ

انسائیکلوپیڈیا آف قرآن

ترجمان القرآن

نواب صدیق حسن خاںؒ

پروفیسر محمد اسرائیل ——— پروفیسر ظفر اقبال

پروفیسر عبدالحفیظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿-

صحابہؓ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پاک کو بِسْمِ اللّٰہِ سے ہی شروع کیا تھا۔ سب علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بسم اللہ سورۂ نمل کی ایک آیت ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت کا دوسری سورت سے فرق نہ پہچانتے تھے، حتیٰ کہ "بسم اللہ" اترتی۔ ابوداؤد نے اسے صحیح اسناد سے روایت کیا ہے، یہ روایت مستدرک حاکم میں بھی آئی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ "بسم اللہ" قرآن مجید کی ہر سورت کے آغاز میں ایک مستقل آیت ہے۔ جب کوئی آدمی قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے نماز یا تلاوت میں، تو لازم ہے کہ پہلے "بسم اللہ" پڑھے۔

امِ سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سورۂ فاتحہ کے آغاز میں "بسم اللہ" پڑھی ہے، اور اس کو فاتحہ کی ایک آیت سمجھا ہے، اسے ابن خزیمہؒ نے روایت کیا ہے، اور یہ روایت ضعیف ہے۔ ایک جماعت صحابہؓ و تابعینؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سورۂ براۃ کے سوا ہر سورت کی ایک مستقل آیت ہے۔

امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ "بسم اللہ" کو کسی سورۃ کی آیت تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن پہلا قول ہی زیادہ قوی تر اور صحیح تر ہے۔ سو اس بنیاد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جب سورۃ فاتحہ اونچی آواز (بالجہر) سے پڑھے تو "بسم اللہ" بھی اونچی آواز سے پڑھے۔ صحابہؓ وتابعین، ائمہ مسلمین، سلف اور خلف میں سے ایک گروہ کا یہی مذہب ہے۔

خطیبؒ نے کہا ہے کہ "بسم اللہ" کو چاروں خلفاء اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔ مگر یہ روایت غریب ہے۔ ابن کثیرؒ نے ان صحابہؓ وتابعینؒ کے نام لکھے ہیں، جو اونچی آواز سے "بسم اللہ" پڑھتے تھے۔ پھر یہ کہا کہ جب "بسم اللہ" سورۃ فاتحہ کا جزو ٹھہرے تو اسے اونچی آواز سے پڑھنا بھی چاہیے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے نماز پڑھائی اور اونچی آواز سے "بسم اللہ" پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر یہ فرمایا، میں تمہارے مقابلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔ اسے ابن خزیمہ، نسائی، ابن حبانؒ اور حاکمؒ نے روایت کیا ہے۔ دارقطنی، خطیبؒ اور بیہقیؒ نے صحیح کہا ہے۔ ابن عباسؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔ اس کو حاکمؒ نے صحیح کہا ہے۔

صحیح بخاری میں انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا۔ انسؓ نے فرمایا، آپؐ قرأت کھینچ کر کرتے تھے، پھر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر بتایا کہ "بسم اللہ" کو یوں کھینچتے۔ "الرحمن" کو یوں اور "الرحیم" کو یوں۔

ام سلمہؓ کہتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت الگ الگ پڑھتے تھے۔ دارقطنی نے کہا یہ اسناد صحیح ہیں یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر آیت پر وقف کرتے تھے، ایک کو دوسری سے نہ ملاتے۔ بعض لوگ جو "رحیم" کی "میم" کو "الحمد" کی "الف لام" سے کسی عمل وغیرہ کیلئے ملا کر پڑھنا بتاتے ہیں تو یہ سنت صحیحہ کے خلاف ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے بلکہ قرأت کا علیحدہ علیحدہ ہونا ضروری ہے۔

ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، اور امام احمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ نماز میں اونچی آواز سے نہ پڑھی جائے۔ لیکن اگر کوئی اونچی آواز سے پڑھتا ہے تو اس کی نماز کو یہ بھی صحیح قرار دیتے ہیں۔

فتح البیان میں ہے کہ ترک بسم اللہ حدیثیں اگرچہ صحیح تر ہیں لیکن اثبات کی حدیثوں کو ترجیح حاصل ہے۔ کیونکہ مخرج صحیح سے آیا ہے، اس لئے اسی کا اختیار کرنا اولیٰ ہے۔ خصوصاً جبکہ ترک کی تاویل ممکن ہے۔ یہ تاویل اس بات کی متقاضی ہے کہ "بسم اللہ" فی نفسہٖ قرآن کا جزو ثابت ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وصفاً بھی ثابت ہے۔ یعنی جس سورت کے شروع میں آئی ہے اس کے ساتھ اس کو بھی اونچی آواز سے پڑھنا چاہیے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ "بسم اللہ" سورۂ فاتحہ کی ایک آیت ہے اور قرآن کی ہر سورت کی بھی، اور اس کی تلاوت کے لئے اونچی یا ہلکی آواز سے پڑھنے کا وہی حکم ہے جو سورۂ فاتحہ کا ہے۔ جہاں کہیں سورۂ فاتحہ کو اونچی آواز سے پڑھے وہاں "بسم اللہ" کو بھی اونچی آواز سے پڑھے اور جہاں سورۂ فاتحہ کو چپکے پڑھے وہاں "بسم اللہ" کو بھی آہستہ پڑھے۔ اس ترکیب سے سب روایتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اختلاف مٹ جاتا ہے، اتفاق ہاتھ آتا ہے۔

فضائلِ بسم اللہ:

ابنِ عباسؓ کہتے ہیں، عثمان بن عفانؓ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "بسم اللہ" کے بارے میں سوال کیا، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، "بسم اللہ" اور اسمِ اعظم کے درمیان ایسا ہی قرب ہے جیسے دونوں آنکھوں کی سیاہی اور سفیدی میں ہے۔ اس کو ابنِ ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ہے۔ ابنِ مردویہؒ نے ایک دوسری روایت سے بھی اسے بیان کیا ہے۔

ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ اُسے اُنیس زبانیہ جہنم سے بچائے تو وہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے۔ اُس کا ہر حرف ایک زبانیہ (جہنم) کا سپر بن جائے گا۔

قرطبیؒ نے بھی اس کو روایت کیا۔ ابن عطیہؒ نے اس دلیل سے اس کی تائید کی ہے کہ ایک آدمی نے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ کہا تھا تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تیس سے کچھ اوپر فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کو لینے میں لپک رہے ہیں، کیونکہ اِن کلمات کے تیس سے کچھ اوپر حروف بنتے ہیں۔

ابو تمیمہؓ ایک سواری پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ سواری کو ٹھوکر لگی تو ابو تمیمہؓ نے کہا تَعِسَ الشَّيْطَانُ (خدا کرے کہ شیطان مرے)۔ آپؐ نے فرمایا: "یہ نہ کہو کہ وہ ان کلمات سے بڑا ہو جاتا ہے، مارے خوشی کے پھول جاتا ہے، اور کہتا ہے کہ میں نے اس کو اپنی قوت سے پچھاڑ دیا۔ اس حالت میں "بسم اللہ" کہو کہ "بسم اللہ" کے کہنے سے وہ مکھی کے برابر چھوٹا ہو جاتا ہے۔" اسے امام احمدؒ نے روایت کیا ہے۔ (جاری ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ